

دفعہ 370 کی منسوخی کی سالانہ یادگار: خلافت ہی کشمیر کی آزادی کا واحد حل ہے

تحریر: استاد محمد عبداللہ—مقبوضہ کشمیر

(ترجمہ)

ہندو ریاست کی جانب سے 5 اگست 2019 کو دفعہ 370 کو منسوخ کیے ہوئے سات سال بیت چکے ہیں، یہ ایک ایسا دن تھا جو کشمیر کے مسلمانوں پر ٹوٹنے والی آفتوں کے طویل سلسلے میں ایک اور المناک اضافہ تھا۔ اس دن ہندو ریاست نے جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت کے آخری نشانات کو بھی باضابطہ طور پر ختم کر دیا، اور اسے اپنے فاشٹ ہندو تو امنصوبے میں ضم کر لیا۔

اور 5 اگست کے بعد جو کچھ ہوا وہ ایک منظم اور کثیرالاجہتی محاصرہ تھا، جس کا مقصد اس سرزمین کی اسلامی شناخت اور آبادیاتی تناسب کو مٹانا تھا۔ رہائش کے نئے قوانین وضع کیے گئے، اور قدرتی وسائل اور وسیع و عریض زمینیں ہندو سرمایہ داروں کے لیے فروخت کے لیے پیش کر دی گئیں، جس کے نتیجے میں ایک سرد قانونی انجینئرنگ کے ذریعے مسلم اکثریت کو ایک نشانہ بنی ہوئی اقلیت میں تبدیل کر دیا گیا۔

5 اگست 2019 کے بعد اس غاصبانہ قبضے نے وادی کشمیر کو دنیا کے سب سے بڑے قید خانے میں تبدیل کر دیا؛ جہاں وحشیانہ کرفیو اور مواصلاتی رابطوں کی کئی مہینوں تک بندش نے لاکھوں لوگوں کا دم گھٹائے رکھا۔ اور ہزاروں مسلمان مردوں، عورتوں اور یہاں تک کہ بچوں کو پبلک سیفٹی ایکٹ (قانون تحفظ عامہ) اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے قانون (یو اے پی اے) جیسے کالے قوانین کے تحت حراست میں لے لیا گیا، جو بغیر کسی مقدمے کے غیر معینہ مدت کے لیے حراست میں رکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔ جیلیں اور عقوبت خانے بھر گئے، اور مزاحمت و اختلاف کی ہر آواز کو 9 لاکھ ہندوستانی فوجیوں کے بوٹوں تلے کچل دیا گیا۔

یہودی وجود سے اس کی مماثلت کوئی اتفاق نہیں ہے، کیونکہ 2017 میں بی بی جے پی کے نظریہ ساز رام مادھونے کہا تھا: "ہمیں اسرائیل سے سیکھنا چاہیے کہ اس نے دہشت گردی اور سرحدی سلامتی سے کیسے نمٹا ہے"۔ شدید اور تکنیکی فوجی تسلط کے یہودی وجود کے ماڈل کو، جسے واچ ٹاورز، ڈرونز اور مصنوعی ذہانت کی نگرانی سے لیس کیا گیا تھا، کشمیر میں نافذ کیا گیا۔ اور خود یہودی کمپنیوں؛ جیسے این ایس او (NSO) گروپ اور ویرینٹ (Verint) نے، جنہوں نے فلسطینیوں کی نگرانی کے لیے جاسوسی کے سافٹ ویئر فراہم کیے تھے، ہندوستانی حکومت کو نگرانی کے نظام فروخت کیے، جنہیں وہ کشمیری مزاحمت کی کسی بھی دھیمی آواز کو بھی کچلنے کے لیے استعمال کرتی ہے۔ یہ ایک مضبوط اور بین البراعظمی ہندو-صہیونی گٹھ جوڑ ہے، جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنی نفرت میں متحد ہے۔

دہائیوں تک، مجرم ہندو ریاست اس اقدام کو اٹھانے سے ہچکچاتی رہی کیونکہ اسے پاکستان کی فوج کی صورت میں واحد روایتی خطرے کا خوف تھا اور اس کے اس تاریخی دعوے کا خوف تھا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ مظلوم وادی کے مسلمانوں کو بھی یہی موہوم سی امید تھی کہ دفعہ 370 پاکستان کی فوجی قیادت کے لیے ایک سرخ لکیر ثابت ہوگی۔ اسی مہینہ خطرے نے ہندو تو ا کے بھیڑیے کو جزوی طور پر دور رکھا ہوا تھا۔ مگر 2019 تک، ہندوستان کے ہندو تو ا حکمرانوں کو غدارانہ بیک چینل کے ذریعے یہ یقین دہائی کرائی جا چکی تھی کہ شہ رگ کا دعویٰ محض ایک کھوکھلا نعرہ ہے، اور پاکستان کی کٹھ پتلی فوجی قیادت نے منسوخی کی دستاویز پر سیاہی خشک ہونے سے پہلے ہی کشمیر کے خون کا سودا کر دیا تھا۔

یہ غدار کی کوئی نیا دھچکا نہیں ہے بلکہ اس گندے سودے کا تسلسل ہے جو قوم پرست ریاست کے قیام کے بعد سے پاکستان کے ہر حکمران کی رگوں میں دوڑ رہا ہے، جہاں وہ اپنے کفر کے استعماری آقاؤں کو راضی رکھنے اور اپنے اقتدار کو بچانے کے لیے کشمیر کے پتے کو مستقل طور پر ایک سودے بازی کے کارڈ کے طور پر استعمال کرتے رہے ہیں۔

غدار کی کاہنہ نہ ٹوٹنے والا سلسلہ 1966 میں تاشقند میں فیلڈ مارشل ایوب خان سے شروع ہوا، جس نے 1965 کی جنگ کے عسکری فوائد کو طشتری میں رکھ کر پیش کر دیا، اور امریکہ کی خوشنودی کے بدلے جنگ نہ کرنے کے ایک کھوکھلے معاہدے کو قبول کر لیا۔ اور ذوالفقار علی بھٹو نے 1972 میں شملہ میں اس سودے کو مزید گہرا کر دیا، جب

انہوں نے جنگ بندی کی لکیر کو لائن آف کنٹرول (ایل او سی) میں تبدیل کر دیا۔ اور نواز شریف نے اعلان لاہور کے ذریعے اس غداری پر پردہ ڈالا اور پھر کلنٹن کے حکم پر کارگل میں مجاہدین سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا۔ اور مغرب کے اعلامیہ ایجنٹ مشرف نے اس تجارت کو آخری حد تک پہنچایا، جس نے ہتھیار ڈالنے کے فارمولے کے طور پر اپنا مشہور 'چار نکاتی فارمولا' پیش کیا۔ اور خاموش ہتھیار ڈالنے کے بانی جنرل کیانی نے بے اثر توپ خانے کے گولے دانے، جبکہ بیک چینلز نے دہلی اور واشنگٹن کو یقین دلایا کہ یہ شہ رگ محض مقامی تسلی کے لیے ایک پریشر بلیز والو کی حیثیت رکھتا ہے۔

اور 2019 کی غداری کے معمار جنرل باجوہ نے ہتھیار ڈالنے کے فن کو جغرافیائی معاشیات (جیو اکنامکس) کی زبان میں لپیٹ کر مہارت کے ساتھ پیش کیا۔ چنانچہ ان کی نگرانی میں 5 اگست کی جارحیت کا جواب محض ایک ٹھنڈی آہ سے دیا گیا؛ انہوں نے اور ان کے سوبیلین شراکت دار عمران خان نے مل کر پورے پاکستان میں مسلمانوں کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے احتیاط سے منصوبہ بندی کی، اور بے نتیجہ دھرنوں اور احتجاجی تماشوں کی اجازت دی، جبکہ ان مخلص آوازوں کو گرفتار کر لیا جو عملی اقدامات اٹھانے اور سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ اور عمران خان نے کیمروں کے سامنے میز پر ہاتھ مارے، اپنے وزیر کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے سامنے گڑگڑانے کے لیے بھیجا، اور پھر خاموشی سے اس ذلت کا گھونٹ پی گئے، تجارت دوبارہ بحال کی، اور کفر کی سرپرستی میں ہونے والے ان 'امن' مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھا جس میں ان کی شرمناک یوٹرن کی پالیسی عیاں تھی۔

اور آج جنرل عاصم منیر اسی پرانے اسکرپٹ پر کار بند ہیں: مسلمانوں کے حقیقی غصے کو کچلنا، اور مظلوموں کی بے آواز پکاروں سے کان بند رکھنا۔ ایوب سے بھٹو تک، نواز سے مشرف تک، کیانی سے عمران تک اور اب منیر تک، اگرچہ طریقے بدلتے رہے مگر کہانی وہی رہی؛ کشمیر ان کٹھ پتلی "روہیضہ" ایجنٹوں کے لیے ایک ایسی کرنسی کے سوا کچھ نہیں جس کی وہ اپنے کفر کے تخت کو بچانے اور اپنے آقا امریکہ کی مرضی پوری کرنے کے لیے تجارت کرتے ہیں۔

یہ بے بسی اور ذلت خلافت کی عدم موجودگی کا بلا واسطہ اور ناگزیر نتیجہ ہے؛ اور کشمیر کے مسلمانوں کو قید کرنے والی وہ سرحدیں، جنہیں 1947 میں رخصت ہوتی ہوئی برطانوی استعماری طاقت نے کھینچا تھا، امت کے جسم پر ایک گہرا زخم ہیں۔ اور سمجھوتے کی بوسے پاک واحد حل، اور وہ واحد راستہ جو واشنگٹن سے لے کر تل ابیب اور نئی دہلی تک اللہ کے دشمنوں پر لڑنے طاری کر دے گا، وہ ان استعماری ڈھانچوں کو پاش پاش کرنا اور کشمیر سے اندلس تک، اور قفقاز سے صحرائے تمام مسلم ممالک کو نبوت کے نقش قدم پر قائم خلافت راشدہ کے سائے تلے متحد کرنا ہے۔

اے پاکستان کی مسلح افواج کے مخلص افسران!

اپنے حکمرانوں کی غداری کو بچپانیں۔ یہ ایک ایسا طبقہ ہے جس نے ہمیشہ کفر کے قوم پرست ریاستی نظام کو نافذ کرنے کے لیے اللہ کے حکم کو پس پشت ڈال دیا۔ اور ان کٹھ پتلی حکمرانوں کا ایندھن نہ بنیں، کیونکہ آپ خالد بن ولید اور محمد بن القاسم کی اولاد ہیں۔ آپ ایسے مجاہدین ہیں جنہیں حق کا کلمہ بلند کرنے کے لیے پکارا گیا ہے، نہ کہ امت کے خون پر بنے ہوئے تختوں کے دفاع کے لیے۔ اور یہ فانی دنیا جس کے بدلے انہوں نے اپنی آخرت کا سودا کر لیا ہے، اس بڑے حساب سے پہلے محض ایک عارضی پڑاؤ ہے جہاں تمام اعمال آشکار کر دیے جائیں گے: کہ کیا ہم نے خالق کے قانون کو اوڑھ لیا کفار کے قوانین کو نافذ کیا؟

اپنے ایمان کو جواب دینے دیں، کیونکہ وہ آپ کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ آپ سعد بن معاذ بنیں، وہ مرد جری جس کے حقیقی موقف نے باطل کے عرش و فرش کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ آگے بڑھیں اور دوسری خلافت راشدہ کے قیام کے لیے سرگرم عمل حزب التحریر کی مخلص قیادت کو نصرت (عسکری مدد) فراہم کریں۔ امت — بچے، عورتیں، جوان اور بوڑھے، کشمیر کی مقبور وادیوں سے لے کر اسیر اقصیٰ تک — آپ کی منتظر ہے کہ آپ انھیں اور ان جابر حکمرانوں کا تختہ الٹ کر خلافت قائم کریں۔

اے پاکستان کی مسلح افواج کے مخلص افسران!

دفعہ 370 کی منسوخی کی ساتویں سالانہ یادگار پر، وادی کشمیر سے لے کر غزہ تک کے شہداء کی ماؤں کی آہیں اور بچوں کی چیخیں آپ کے لیے اٹھ کھڑے ہونے اور سرگرم عمل ہونے کا ایک زوردار بلا و ابائی چاہئیں۔ کیونکہ کٹھ پتلی اور بدعنوان حکمران مقبوضہ مسلم زمینوں کا ایک انچ بھی آزاد نہیں کروائیں گے، اور واحد جائے پناہ، قوت اور عزت

صرف خلافت میں پنہاں ہے، وہ ریاست جو دنیا پر اللہ کی شریعت کے مطابق حکومت کرے گی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌُ وَاحِدٌ وَلِيَذْكُرُوا وَلُوا الْأَلْبَابِ﴾ "یہ انسانوں کے لیے ایک پیغام ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے ڈرائے جائیں اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔" (سورۃ ابراہیم: آیت 52)